بسم اللہ الرحمن الرحیم

قربانی کے گوشت پر فاتحہ دلانا، یا محرم میں کھچڑے میں ڈالنے کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

قربانی کے گوشت پر فاتحہ دلانا، یا محرم میں کھچڑے وغیرہ میں ڈال سکتے ہیں؟

جواب

قربانی کے گوشت پر فاتحہ دلانا، جائز ہے، کہ فاتحہ ہر حلال چیز پر ہو سکتی ہے، اسی طرح اسے محرم میں کھچڑے وغیرہ میں ڈالنا بھی جائز ہے، کہ کھچڑے میں ڈالنا یا تو خود کھانے کے لیے ہے یا تقسیم کرنے کے لیے، اور قربانی کا گوشت خود کھانا بھی جائز ہے اور تقسیم کرنا بھی جائز ہے۔ نیز قربانی کے گوشت کو محرم سے پہلے پہلے ختم کرنا بھی شرعاً ضروری نہیں، ابتداءِ اسلام میں تین دن سے زیادہ رکھنے کی ممانعت تھی، جو بعد میں منسوخ ہو گئی۔ ترمذی شریف میں ہے ”عن سلیمان بن بریدۃ، عن أبیه، قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیه و سلم: کنت نهیتکم عن لحوم الأضاحي فوق ثلاث لیتسع ذو الطول علی من لا طول له، فکلوا ما بدا لکم، وأطعموا وادخروا“ ترجمہ: حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے ارشاد فرمایا: میں نے تمہیں تین دن سے زیادہ قربانی کے گوشت کو رکھنے سے منع کیا تھا، تاکہ صاحب استطاعت لوگ غیر صاحب استطاعت لوگوں کے لیے وسعت پیدا کریں، تو اب جب تک تم چاہو خود کھاؤ، دوسروں کو کھلاؤ اور ذخیرہ کرو۔ (سنن ترمذی، صفحہ 592، رقم الحدیث 1510، مطبوعہ: دمشق)

مبسوط سرخسی، بدائع الصنائع، الاختیار، شرح مختصر الطحاوی، عالمگیری، ہدایہ، البحر الرائق، اور دیگر کتبِ فقہ میں ہے، (واللفظ للبدائع) ولہ أن یدخر الکل لنفسه فوق ثلاثة أیام؛ لأن النهي عن ذلك كان في ابتداء الإسلام ثم نسخ“ یعنی قربانی کرنے والے کے لیے جائز ہے کہ وہ تین دن سے زیادہ کے لیے قربانی کا سارا گوشت اپنے لیے ذخیرہ کر لے؛ کیونکہ ذخیرہ کرنے کی ممانعت ابتدائے اسلام میں تھی پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا۔ (بدائع الصنائع، جلد 4، صفحہ 224، مطبوعہ: کوئٹہ)

صدر الشریعہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: "بہتر یہ ہے کہ گوشت کے تین حصے کرے ایک حصہ فقرا کے لیے اور ایک حصہ دوست و احباب کے لیے اور ایک حصہ اپنے گھر والوں کے لیے، ایک تہائی سے کم صدقہ نہ کرے۔ اور کل کو صدقہ کر دینا بھی جائز ہے اور کل گھر ہی رکھ لے یہ بھی جائز ہے۔ تین دن سے زائد اپنے اور گھر والوں کے کھانے کے لیے رکھ لینا بھی جائز ہے اور بعض حدیثوں میں جو اس کی ممانعت آئی ہے وہ منسوخ ہے۔" (بہار شریعت، جلد 3، حصہ 15، صفحہ 345، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

صدرالشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ "فتاوی امجدیہ" میں تحریر فرماتے ہیں: "جو چیز حرام لعینہ ہو تو اس پر فاتحہ پڑھنا اور اس کا ثواب پہنچانا جائز نہیں۔ حدیث شریف میں ہے: "لا یقبل اللہ الا الطیب" یعنی حرام چیز کو اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتا۔ تو نہ اس کا کوئی ثواب ہے، نہ ثواب پہنچایا جاسکتا ہے۔ اور اگر حرام لعینہ نہ ہو تو فاتحہ پڑھنے اور ایصال ثواب کرنے میں کوئی گناہ نہیں۔" (فتاوی امجدیہ، جلد 1، صفحہ 364، مکتبہ رضویہ، کراچی)

مفتی محمد وقارالدین رضوی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1413ھ/1992ء) لکھتے ہیں: "قربانی کرنے کے بعد گوشت قربانی کرنے والے کی ملکیت ہوتا ہے۔۔۔۔ اگر سب گوشت پر بھی کسی کے ایصال ثواب کیلئے فاتحہ دلادیں، تو بھی جائز ہے۔" (وقار الفتاوی، جلد 02، صفحہ 477، بزم وقارالدین، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: ابوشاہد مولانا محمد ماجد علی مدنی

فتوی نمبر: WAT-5154

تاریخ اجراء: 18 محرم الحرام 1448ھ/04 جولائی 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net